

سپریم کورٹ آف پاکستان  
حقیقی دائرہ اختیار

منہج:

جناب جسٹس افتخار محمد چودھری چیف جسٹس  
جناب جسٹس گلزار احمد  
جناب جسٹس شیخ عظمت سعید

Suo Moto Case No. 16 of 2011

(کراچی میں امن وامان کی صورت حال کے متعلق اس عدالت کے حکم مورخہ 06-12-2011 پر عمل درآمد)

اور

Civil Misc. Application No. 49/2013

(کراچی میں امن وامان کی صورت حال کے متعلق گمنام درخواست)

اور

Criminal Original Petition No. 96 of 2012

(سینیٹر حاجی عدیل بنام راجہ محمد عباس اور دوسرے)

اور

Criminal Original Petition No. 106 & Crl.M.A 765/2012

(الطاف حسین، رہنما، ایم کیو ایم کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی)

منجانب درخواست گزار: جناب عبدالطیف آفریدی، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ  
(in Crl. O. P. 96/2012)

درخواست گزار: سید محمود اختر نقوی  
(بذات خود) (in CMA 5385/12)

عدالتی نوٹس پر:

جناب فتح ملک، اے جی، سندھ  
جناب محمد قاسم میر جت، ایڈیشنل اے جی  
راجہ محمد عباس، چیف سیکرٹری سندھ  
جناب وسیم احمد، ایڈیشنل چیف سیکرٹری  
جناب عمران عطاء سومرو، ایڈیشنل سیکرٹری ہوم  
جناب فیاض لغاری، آئی جی پی، سندھ  
جناب اقبال محمود، ایڈیشنل آئی جی پی  
جناب علی شیر جا کھرا نی، اے آئی جی، لیگل

منجانب الطاف حسین:

ڈاکٹر فروغ نسیم، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ  
ڈاکٹر قاضی خالد علی، ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

(alleged contemnor  
in Crl. O. P. 106/12)

عدالتی حکم پر:

ڈاکٹر فاروق ستار، فیڈرل انسٹر/ایم این اے  
جناب رؤف صدیقی، ایم پی اے  
جناب ثناء اللہ عباسی، ڈی آئی جی، حیدر آباد  
جناب بشیر میمن، ڈی آئی جی  
07 جنوری 2013ء

تاریخ سماعت:

حکم نامہ

Suo Moto Case 16/2011:

ہمارے حکم مورخہ 14-12-2012 میں درج ذیل ہدایات دی گئی ہیں  
”9۔ سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ وطن پارٹی کے کیس اور اس

کے بعد اس فیصلے پر عمل درآمد کے سلسلے میں پاس کئے گئے احکامات کے سلسلے میں مفصل رپورٹ پیش کرے۔ اور اگر فیصلے پر اس کی روح کے مطابق عمل درآمد نہیں کیا گیا، تو اسے اس کے ذمہ داران کی متعلق ذاتی اور اجتماعی طور پر نشاندہی کرنی چاہیے۔ اس اثناء میں صوبائی حکومت بھی چیف سیکرٹری کے ذریعے ایک رپورٹ دے گی کہ کراچی میں قتل عام میں دوبارہ اضافہ کیوں ہو گیا ہے اور کراچی میں شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ 13.09.2011 سے اب تک جن شہریوں کو ہلاک کیا گیا ہے ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے۔“

2- Criminal Misc. Application No. 5/2013 in Criminal Original

Petition No. 96/2012. داخل کرنے کے سوا ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے کوئی مفصل رپورٹ پیش نہیں کی۔ فاضل ایڈووکیٹ جنرل اور چیف سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس سندھ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس عدالت کے حکم مورخہ 06.10.2011 کے حوالے سے اور اس پر عمل درآمد کی کارروائی میں ہائی کورٹ اور اس عدالت کے بیچ کے جاری کئے گئے تمام احکامات خصوصاً حکم مورخہ 28.11.2012 کے متعلق مفصل رپورٹ پیش کریں۔ اس دوران اسے یہ بھی رپورٹ دینی چاہیے کہ آیا انیٹا تراب کیس میں جاری شدہ ہدایات کے تحت ان پولیس افسران/ ملازمین اور دوسرے افسران جن کو خلاف قانون ترقی دی گئی تھی کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، اگر نہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں۔

CMA No. 5385/2012:

3- جناب محمود اختر نقوی نے یہ CMA داخل کی ہے، جس میں اس نے انتظامیہ کے خلاف انتہائی سنگین الزامات عائد کئے ہیں اور اس کے مطابق چونکہ پولیس اور انتظامیہ کراچی میں امن و امان کو بہتر بنانے کے لئے کوئی دلچسپی نہیں لے رہی اس لئے امن و عامہ کی صورت حال بہتر نہیں ہو رہی۔ درخواست کے ایک پیرا میں اس نے وسیم بیڑنامی شخص کو نامزد کیا ہے کہ وہ بحیثیت پولیس ملازم جرائم میں ملوث ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے استفسار پر عدالت میں موجود انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے افسران نے بیان کیا کہ ان کو اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ تاہم جناب وسیم احمد، ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے واضح کیا کہ وسیم بیڑنامی ایک شخص ہے لیکن اسے اس کے جرائم میں ملوث ہونے کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ اس پر ہم نے ثناء اللہ عباسی اور بشیر میمن ڈی آئی جیز سے استفسار کیا کہ آیا کوئی ایسا شخص ہے، دونوں نے واضح طور پر تسلیم کیا کہ اس نام کا شخص جو بازی کے اڈے چلانے میں ملوث ہے۔ جناب ثناء اللہ عباسی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس شخص کے خلاف قانونی کارروائی کی جانی چاہیے اور

اسے قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔

4۔ انتہائی دکھ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس اور دوسرے سینئر افسر جو کراچی میں امن وامان قائم رکھنے کے ذمے داران ہیں، مافیا کے بارے میں لاعلم ہیں۔ اگر یہی صورت حال ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کراچی میں امن وامان کی صورت حال پر قابو پایا جاسکے گا۔ تاہم جناب فیاض لغاری، آئی جی پی نے بیان کیا کہ سید محمود اختر نقوی نے ان سے رابطہ کیا جس نے علی رضا نامی ایک شخص کی بطور ایس ایچ او، ایئر پورٹ تعیناتی کے لئے کہا۔ تاہم درخواست گزار نے اس بات سے انکار کیا۔ اگر سید محمود اختر نقوی یہ بیان پولیس افسران کو دیتا ہے تو انہیں اس کو نہیں ماننا چاہیے اور اسے عدالت کے علم میں لانا چاہیے۔

5۔ درخواست گزار نے بتایا کہ اس نے ان لوگوں کے نام لئے ہیں بشمول پولیس افسران/اہلکار اور سیاسی لوگوں، جو کہ کراچی کے حالات بگاڑنے میں شامل ہیں۔ اس لئے اسے اپنے جان و مال کا خطرہ ہے۔ اس لئے آئی جی سندھ کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اسے سیکورٹی فراہم کرے اور اس چیز کو یقینی بنائے کہ اس کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچے۔

6۔ اس CMA کا نوٹس اے جی سندھ کو جاری کیا جائے، جو چیف سیکرٹری، آئی جی اور دوسروں سے ہدایات لینے کے بعد اگلی تاریخ کو اس کا جواب جمع کرائے۔

Crl. O. P. 96/2012:

7۔ اے جی سندھ Crl. M.A. 05/2013 کی کاپی سینٹر حاجی عدیل کے وکیل عبدالطیف آفریدی کو ان کا جواب جمع کرانے کے لئے فراہم کریں۔ Crl. O. P. 96/12 بھی مین کیس کے ساتھ سنی جائے گی۔ دونوں مقدمات 22 جنوری 2013 تک ملتوی کئے جاتے ہیں۔

Crl. O. P. 106/2012 & Crl. M.A. 765/2012:

8۔ 14 دسمبر کے حکم کی تعمیل میں، الطاف حسین، رہنما، ایم کیو ایم کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا گیا جیسا کہ 2 دسمبر کو ایک بڑے اجتماع سے خطاب کے دوران اس عدالت کے معزز جج صاحبان کے خلاف نامناسب اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے گئے۔ آج ڈاکٹر فروغ نسیم وکیل سپریم کورٹ پیش ہوئے اور عدالت میں الطاف حسین کا وکالت نامہ بمعہ غیر مشروط معافی نامہ داخل کروایا۔ جس کے مندرجات درج ذیل ہیں:-

الطاف حسین کا غیر مشروط معافی نامہ:

”نہایت ادب سے بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ آج مورخہ 14.12.2012 کو معزز عدالت عظمیٰ کے فل بینچ نے میرے خلاف

میری تقریر مورخہ 2.12.2012 پر توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا جو کہ میڈیا رپورٹوں کے ذریعے میرے علم میں آیا ہے۔

2۔ میری ہمیشہ سے یہ نیت رہی ہے کہ میں عدالتوں کی عزت و احترام قائم رکھوں۔ جب کہ میں یہ غیر مشروط معافی نامہ پیش کر رہا ہوں، میں یہ کرنے میں انتہائی مخلص ہوں اور غیر مشروط معافی نامہ جمع کرانے میں نیک نیت ہوں میں نے اپنی تمام زندگی قانون کی حکمرانی کے لئے کوشش کی ہے اور دل کی گہرائی سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ عدالتوں کا وقار کسی طرح کم نہ ہو۔ اس لئے میں یہ غیر مشروط معافی نامہ پیش کر رہا ہوں۔ اور معزز جج صاحبان کے خلاف اپنی تقریر مورخہ 2.12.2012 میں استعمال کئے گئے تمام مخالفانہ الفاظ واپس لیتا ہوں۔ میں مستقبل میں بھی ججوں کے وقار کو قائم رکھوں گا۔

3۔ میں قرار دیتا ہوں کہ معزز سپریم کورٹ اور ہر عدالت کے ہر معزز جج بشمول معزز سپریم کورٹ کے دل کی گہرائیوں سے اور سچے یقین کے ساتھ آزاد عدلیہ اور اس کی آئینی حیثیت کی عزت کرتا ہوں۔

4۔ تاہم میں اپنے آپ کو معزز سپریم کورٹ کے رحم و کرم پر چھوڑتا ہوں اور مورخہ 02.12.2012 کی تقریر کے معاملے پر غیر مشروط معافی پیش کرتا ہوں۔ اور استدعا کرتا ہوں کہ توہین عدالت کے نوٹس کو انصاف کے مفاد کی خاطر مہربانی کر کے خارج کیا جائے۔

لندن

مورخہ 14.12.2012

دستخط

الطاف حسین ولد مرحوم نذیر حسین

بانی رہنما

متحدہ قومی مومنٹ (ایم کیو ایم)

فرسٹ فلور Elizabeth House

54-58 High Street, Edgware

Middx HA8 7EJ

United Kindgom"

جناب الطاف حسین نے توہین عدالت کی کارروائی کا دفاع نہیں کیا ہے اور مورخہ 2 دسمبر 2012 کی متنازعہ تقریر پر غیر مشروط معافی نامہ جمع کرایا اور استدعا کی ہے کہ مہربانی کر کے انصاف کے مفاد کی خاطر توہین عدالت کے نوٹس کو خارج فرمایا جائے۔ علاوہ ازیں، اس نے سپریم کورٹ کے لئے احترام اور عزت ظاہر کی ہے اور یقین دہانی کرائی کہ مستقبل میں وہ ججز کی وقار کی بحالی کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑے گا۔

9۔ اس عدالت نے بارہا اور تسلسل کے ساتھ یہ کہا ہے کہ توہین کی کارروائی کا مقصد ذاتی طور پر جج کا تحفظ کرنا نہیں ہے بلکہ حقیقت میں عوام الناس کا تحفظ کرنا ہے، جس کے حقوق اور مفادات درحقیقت متاثر ہوتے ہیں اگر کسی پارٹی کا کوئی عمل یا خطا جو عدالت کی اتھارٹی کو کم کرے اور نظام انصاف پر عوام کا اعتماد کم اور کمزور کرے۔

10۔ پس اس صورتحال میں، غیر مشروط معافی نامے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم جناب الطاف حسین کی طرف سے جمع کرائی گئی استدعا کو منظور کرتے ہیں۔ نتیجتاً توہین عدالت کا جاری کیا گیا نوٹس بذریعہ ہذا خارج کیا جاتا ہے۔ توہین کا معاملہ نمٹا دیا جاتا ہے۔

11۔ یہ بات مد نظر رکھی جاتی ہے کہ الطاف حسین کے خلاف زیر التوا توہین عدالت کی کارروائی کے دوران ایک ایم پی اے رؤف صدیقی نے ایک لیٹر چیف جسٹس کو لکھا جس میں اس نے اپنا مسئلہ بتاتے ہوئے کہ الطاف حسین کو کیوں توہین عدالت کا نوٹس دیا گیا توہین آمیز زبان استعمال کی تھی۔ اسی طرح ڈاکٹر فاروق ستار ایم این اے / منسٹر نے 16.12.2012 کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے خلاف باتیں کیں جو کہ بلا ضرورت / گستاخانہ تھیں۔ ہم نے دونوں کو جو کہ کمرہ عدالت میں موجود تھے ان بیانات کی طرف متوجہ کیا انہوں نے فوراً غیر مشروط معافی نامہ داخل کرنے کے لئے راضی ہوئے جس کے مندرجات مندرجہ ذیل ہیں:-

غیر مشروط معافی نامہ

ہم اپنے دیئے ہوئے تحریری و زبانی بیانات پر غیر مشروط معافی مانگتے ہیں اور اپنے آپ کو عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑتے ہیں۔

دستخط

ڈاکٹر فاروق ستار

دستخط

رؤف صدیقی

اسلام آباد

تاریخ: 7-1-2013

چونکہ غیر مشروط معافی پیش کی گئی ہے، لہذا مزید کسی بھی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

چیف جسٹس

جج

جج

اسلام آباد

7 جنوری 2013ء